



## احمد بن قاسم الغامدی کے گمراہ کن فتاویٰ کا رد

مختلاس علماء کرام

ترجمہ وترتیب: طارق علی بروہی

مصدر: مختلاس مصادر۔

پیشکش: توحید خالص ڈاٹ کام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال: عبد اللہ کہتے ہیں کہ ساحتہ الشیخ: بعض بہنیں ملتی ہیں جو اپنے چہرے کا پردہ نہیں کرتیں اور استدلال کرتی ہیں کہ یہ بات شافعی اور حنفی مذہب میں موجود ہے؟

جواب از مفتی اعظم سعودی عرب، شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ رحمۃ اللہ علیہ:

میری بہنوں اور بھائیوں میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور آپ کے لیے توفیق اور راست بازی کی دعاء کرتا ہوں۔ میرے بھائیوں حجاب ایک اسلامی اخلاق ہے جس پر اہمات المؤمنین اور عہد نبوی کی صحابیات رضی اللہ عنہن عمل کرتی رہیں، اور خلفائے راشدین کے دور میں بھی اور اس کے بعد سے لے کر آج تک، یہاں تک کہ گھٹیا مغربی ثقافت نے یلغار شروع کر دی۔ ورنہ تو تمام مسلمانوں کی خواتین حجاب کرتی رہی ہیں اور اس حجاب کو وہ ایک ضروری عمل اور اسلامی اخلاق میں سے سمجھتی ہیں۔ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حجاب کی کوئی اصل نہیں، اس کے خلاف لڑتے ہیں، اس کی مذمت کرتے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں یہ لوگ ہدایت پر نہیں ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعاء کرتے ہیں۔

آجکل بعض چینلز پر ایسے لوگ نمودار ہوئے ہیں جو یہ تک کہتے ہیں کہ باجماعت مسجد میں نماز پڑھنے کی کوئی اہمیت نہیں نہ قدر و منزلت ہے، بس اپنے گھروں پر نماز پڑھو<sup>(1)</sup>۔ وہ باجماعت نماز اور گھر کی نماز کو برابر قرار دیتے ہیں۔ اپنے اس قول میں وہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں باجماعت نماز گھر پر انفرادی پڑھی گئی نماز سے پچیس گنا افضل ہے۔ لیکن یہ کہتے ہیں نہیں! اپنے گھر پر نماز پڑھو، یا جہاں چاہے پڑھو دونوں میں فرق نہیں۔ بلکہ بعض تو یہ کہتے

<sup>1</sup> یہ فتویٰ اور اس سے پہلے حجاب والا اسی شخص احمد بن قاسم الغامدی کا ہے، اس کے علاوہ حال ہی میں ویلنٹائن ڈے کے حق میں بھی فتویٰ دے چکا ہے کہ یہ ثقافتی تہوار ہے لہذا منانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس جیسے فتنہ باز اور بھی ابھرتے رہتے ہیں جیسے عادل الکلبانی وغیرہ۔ اور سعودی کبار علماء کمیٹی اور دیگر علماء حق ایسوں کا رد فرماتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت کو ان سے محفوظ رکھے۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)



ہیں نماز باجماعت کا حکم کرنا لوگوں کی شخصی زندگی میں مداخلت ہے۔ اور بعض یوم عرفہ کی تعلق سے یہ غلط باتیں پھیلاتے ہیں کہ غیر حاجیوں کے لیے یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کی کوئی فضیلت نہیں، نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے اور نہ ہی یہ ہے وہ ہے۔۔۔ اور مختلف (شاذ و منفرد) آراء کو نشر کرتے ہیں کہ ہم ان کے اور لوگوں کے مابین آڑ نہیں رکھنا چاہتے (یعنی انہیں تمام مسائل سے نکلنے کے حیلے اور جواز کا علم ہو!)۔ یہ سب باتیں خیر سے روکنے والی ہیں۔

حالانکہ اس منہج (نماز باجماعت و حجاب وغیرہ) پر سلف صالحین اور آئمہ ہدایت چلتے آئے ہیں۔ تمام چینلز کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں، میں چینلز والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور معاشرے کے سامنے وہ چیز پیش نہ کریں جو ان کے دین، اخلاق اور تہذیب کو بگاڑ دیں۔ صرف اس چیز کو نشر کریں جس کا علم ہو، جس کے خیر اور دین کی نصرت ہونے کے بارے میں یقین ہو۔ جبکہ ایسے لوگوں کو علم کی میز پر بٹھا دیا جائے اور وہ اصول اسلام پر بھی قدح کرنے اور واجبات اسلام پر نقب زنی کرنے لگیں اور اسلام کے جو فضائل و امتیازات ہیں ان کی تنقیص شان کریں اور حقیر باور کروائیں، تو یہ سب غلط ہے۔ لہذا میں چینلز کے مالکان کو خبردار کرتا ہوں کہ کہیں وہ باطل کے داعیان نہ بن جائیں۔

یہ چینلز تو فقط لوگوں کی رہنمائی کے لیے ہونے چاہیے۔ جبکہ حال یہ ہو کہ ہر روز کوئی چینل آرہا ہے اور اسے چلانے والے ایسے لوگ ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے (2)۔

پس میں بھائیوں سے چاہتا ہوں کہ اس پر متنبہ ہوں اور اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اس کا خیال کریں، اور اس فرمان باری تعالیٰ کو یاد کریں کہ:

﴿لِيُحِيلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّوهُمْ بَغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا سَاءَ مَا يَزُرُونَ﴾

(النحل: 25)

(تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ پورے اٹھائیں اور کچھ ان کے بوجھ میں سے بھی جنہیں وہ علم کے بغیر گمراہ کرتے رہے۔ سن

2 ہمارے یہاں بھی چینلز پر خود ساختہ علماء بنا کر ظاہر کیا جاتا ہے، پھر عوام ان سے رہنمائی لینے کی کوشش کرتی ہے نتیجہ گمراہی میں جا پڑتی ہے، ایسے فتنہ باز لوگوں کو جو منکرین حدیث اور بہت سے دینی احکام کے خلاف اسی طرح کی تاویلات و حیلے کر کے انتشار و گمراہی پھیلاتے ہیں لوگوں کے لیے کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے جیسے غامدی، عامر لیاقت حسین و مفتی عبدالقوی اور آن لائن استخارہ والے عامل، نجومی و فنکار وغیرہ۔ (توحید خالص

ڈاٹ کام)



لو! براے وہ بوجھ جو وہ اٹھارے ہیں)

اور حدیث میں بھی ہے کہ جو گمراہی کی طرف بلائے تو اسے اس کا گناہ ہو گا اور اس کی بیروی کرنے والوں کا گناہ بھی اسے ملے گا، جبکہ ان کے گناہوں میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

میزبان: شیخ جیسا کہ آپ جانتے ہیں پچھلے کچھ سالوں سے بعض ایسی آراء ظاہر ہوئی ہیں جو لوگوں کو بہت تشویش کا شکار کرتے ہیں اور ایسی باتوں کو جو لوگوں کے نزدیک دین میں مسلمہ ہیں اور شک کی گنجائش نہیں اسے متزلزل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور آپ کی طرف سے اور کبار علماء کمیٹی کی طرف سے بھی کچھ ماہ پہلے اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ اس قسم کے امور کا سدباب کیا جائے۔ اور ایسے لوگوں کو جو صحیح علم کے حاملین نہیں اجازت نہ دی جائے کہ وہ اس قسم کے انوکھے فتاویٰ کے ذریعے لوگوں میں افراتفری پھیلانیں، لہذا آپ ساحتہ الشیخ اور کبار علماء کمیٹی اس تعلق سے کیا پیش کرنا چاہتے ہیں؟

جواب: اللہ انہیں ہوش دے اور وہ اپنی اس غلطی کو جان لیں۔ ایسے لوگ ہیں کہ جو علم کی طرف منسوب ہوتے ہیں لیکن علماء نہیں ہوتے، اور علم کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ اس سے محروم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے دل میں مرض ہوتا ہے، اور مشہوری چاہتے ہیں، تو وہ ایسے امور جو مسلمانوں کے یہاں بالکل دلوں میں راسخ اور مسلمہ ہیں اس کے درپے ہوتے ہیں۔ جیسے نماز باجماعت کا مسئلہ ہی لے لیں، آخر یہ مساجد پھر کیوں بنائی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فِي بُيُوتِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا اللَّهَ مَثَلًا لَّيُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْعُدْوَةِ وَالْوَصَالِ، رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ﴾

(النور: 36-37)

(ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں اور ان میں اس کا نام ذکر کیا جائے، اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں ان میں صبح و شام، وہ مرد جنہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید و فروخت، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی)

اور فرمایا:

﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنِ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ﴾

(التوبة: 18)



(اللہ کی مسجدیں تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا اور نماز قائم کرتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے، اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا)

لہذا اگر ہم جماعت کو معطل کر دیں گے اور کہیں گے گھر پر پڑھنا یا جماعت میں برابر ہے تو ہم اپنے درمیان سے ایک عظیم دینی شیعریے سے محروم ہو جائیں گے۔ یہ بہت ہی خطرناک معاملہ ہے۔ کوئی ایسا غلط شخص آئے اور کہے یہ اختلاف لوگوں سے مخفی تھا میں اس کی تجدید کے لیے آیا ہوں، اس ملک میں ہم جس فطرت اور صحیح عقیدے پر ہیں اسے بدلنا چاہے۔ یہ ملک ایک صالح دعوت پر قائم ہے جسے مصلح شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے قائم فرمایا۔ اور اسلامی بادشاہوں کی سرپرستی میں اللہ ان کے فوت شدگان کی مغفرت فرمائے اور جو باقی ہیں ان کی اصلاح فرمائے۔ یہ سب کے سب سیدھے منہج اور صراط مستقیم پر ہیں، اس پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور اچھے طور پر ان کی پیروی کرنے والے چلے تھے۔ ہم پر واجب ہے کہ ہم اسے مضبوطی سے تھامے رہیں۔ اور ان کے ہاتھوں کو روکیں جو شذوذ (انوکھے منفرد مسائل و آراء) اختیار کرنا اور سیدھے منہج سے نکلنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے توفیق اور راست بازی کا سوال ہے۔

(مفہوم: برنامج : مع سماحة المفتي ، الجمعة 26-2-1433 هـ , رد المفتي علي احمد الغامدي)

اسی طرح سعودی ٹی وی فتاویٰ کے پروگرام میں ایک دوسرے فتویٰ میں فرماتے ہیں:

حجاب اسلامی اخلاق میں سے ہے اور امہات المؤمنین اور ان کے بعد کے تمام مسلمان خواتین کرتی آئی ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ (الاحزاب: 59)

(اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی چادروں کا کچھ حصہ اپنے آپ پر لٹکالیا کریں، یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انہیں تکلیف نہ پہنچائی جائے)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جو شریعت میں اس عورت کے چہرے کو دیکھنے کی اجازت دی ہے جس کے پاس رشتے کا پیغام بھیجا ہو، جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس میں اجازت کاملنا دلیل ہے کہ اصل حکم چہرے چھپانے کا ہے، لہذا اس صورت میں اجازت الگ سے دی گئی ہے۔



سوال: آج کی مجلس کا تیسرا سوال، شیخ ہمارے یہاں ایک شخص نمودار ہوا ہے جس کا نام احمد بن قاسم الغامدی ہے جو سوشل میڈیا اور ٹی وی پر حجاب کو اتار دینے کی دعوت دیتا ہے اس حجت کے ساتھ کہ اس بارے میں کتاب و سنت میں کوئی نص نہیں۔ اور یہ گمان کرتا ہے کہ یہ صرف امہات المؤمنین کے ساتھ خاص تھا۔ بلکہ وہ باقاعدہ ایک چینل پر اپنی بیوی کو ننگے چہرے اور میک اپ کے ساتھ لایا اور کہا دیکھو میں اپنے فتویٰ کو اپنی گھر والی پر لاگو بھی کرتا ہوں۔ اور اس کے پیروکار ہیں جو اسی چیز کی طرف بلاتے ہیں جس کی طرف یہ بلاتا ہے اور ہمارے علماء پر تشدد کی تہمت لگاتے ہیں جبکہ غامدی ان کے نزدیک عدل وانصاف والا علامہ ہے جو دین میں میانہ روی پر چلتا ہے۔ پس ہم آپ سے اس شخص کی ان بکواسوں کا رد چاہتے ہیں کیونکہ یقیناً اس کی وجہ سے عوام کے مابین فتنہ ہو رہا ہے؟

جواب از شیخ عبید الجابری رحمۃ اللہ علیہ:

اللہ تعالیٰ ہی سے عافیت کا سوال ہے۔ یہ شخص سب سے پہلے تو مردوزن میں اختلاط کا فتویٰ دیتا رہا یعنی بالکل مطلق فتویٰ یا ایسے مطلق دعوے کیے جو آزاد خیالی کی تحریک والے کرتے ہیں۔ پس جس نے رد کیا اس کا سو کیا۔ ہم نے سوچا شاید کہ معاملہ یہاں تک ہی رہے۔

لیکن اب تو یہ داعی اپنی اس حرکت سے فسق و فجور کی طرف کھلی دعوت دینے والا بن گیا، برائی کا داعی۔ لہذا واجب ہے کہ اس سے تحذیر (خبردار) کیا اور اس کا بائیکاٹ کیا جائے۔ وہ اپنے اس فتویٰ میں جھوٹا ہے کیونکہ محققین اہل علم و تقویٰ و تحقیق کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے شک حجاب ہر مسلمان عورت پر عام فرض ہے، اور جو امہات المؤمنین کا ذکر کیا گیا ہے تو وہ اس عام میں سے کہ جس کے بارے میں اہل علم کہتے ہیں:

”العبرة بعموم اللفظ لا بخصوص السبب“

(اصل اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے ناکہ سبب کے خصوص کا)۔

تو وہ کہتے ہیں امہات المؤمنین کو حجاب کا حکم دراصل تمام مسلمان عورتوں کو حکم ہے۔

اور جب امہات المؤمنین جیسی عظیم اور پارہ سانشخصیات کو اس کا حکم ہے جبکہ ان کی اس زمانے میں پاکبازی و عفت مشہور و معروف تھی، تو پھر جو ان سے کم تر خواتین ہیں انہیں تو بالاولیٰ منع ہونا چاہیے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ شخص جھوٹا اور فتنے میں مبتلا ہے، برائی کی طرف دعوت دینے والا ہے جس سے غیرت ختم ہو چکی ہے۔ اگر وہ



فتویٰ دے بھی دیتا اور اپنے اس فتویٰ کو ہی بس ظاہر کرتا تو بھی معاملہ کچھ ہلکا ہوتا، لیکن بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ وہ باقاعدہ اپنی بیوی کو بے حجاب و میک اپ میں لے کر (ٹی وی پر) آگیا، کیا ایسا وہ شخص کر سکتا ہے جو اپنے محارم کے لیے غیرت رکھتا ہو!؟

اللہ تعالیٰ ہی سے عافیت کا سوال ہے۔

(ویب سائٹ میراث الانبیاء: اللقاء السادس عشر من لقاءات الجمعة مع فضيلة الشيخ عبید الجابري والذي كان 27

صفر 1436ھ)



### تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحید خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن و سنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

[info@tawheedekhaalis.com](mailto:info@tawheedekhaalis.com) اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتویٰ دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔